اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 93:

(تصحیح و نظر ثانی شدہ)

میاں بیوی میں سے کسی ایک کے انتقال کے بعد دوسرا اُس کو غسل دے سکتا ہے؟

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

میاں بیوی میں سے کسی ایک کے انتقال کے بعد دوسرا اُس کو غسل دے سکتا ہے؟

احناف کے نزدیک اگر شوہر کا انتقال ہو جائے تو بیوی اس کو غسل دے سکتی ہے، جبکہ بیوی کا انتقال ہو جائے تو شوہر اس کو غسل نہیں دے سکتا اور نہ ہی اس کو چھو سکتا ہے، البتہ دیکھ سکتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ شوہر کے انتقال کی صورت میں بیوی عدّت میں ہوتی ہے، اور عدّت میں کسی اور کے ساتھ نکاح جائز نہیں ہوتا، کیوں کہ بعض وجوہات کی رو سے نکاح باقی رہتا ہے، جبکہ بیوی کے انتقال کی صورت میں دنیوی اعتبار سے بیوی شوہر کے لیے اجنبی ہو جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ مرد کے ذمّے عدت نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ بیوی کے انتقال کے بعد کسی بھی وقت نکاح کر سکتا ہے۔

اس تحریر سے احناف کے مذہب سے متعلق غلط فہمی کا اِزالہ مقصود ہے تا کہ یہ معلوم ہو سکے کہ احناف کا مذہب بھی دلائل ہی پر مبنی ہے۔ البتہ اس مسئلہ کی مزید وضاحت درج ذیل ہے۔

زیرِ بحث مسئلے کے دیگر پہلو:

عارف باللہ حضرت اقدس ڈاکٹر عبد الحئی عارفی رحمہ اللہ کی مایہ ناز کتاب ''احکامِ میت'' میں ہے:

''1۔ اگر کوئی مرد مر گیا اور مردوں میں سے کوئی نہلانے والا نہیں تو بیوی کے علاوہ کسی عورت کو اس کو غسل دینا جائز نہیں اگرچہ محرم ہی ہو، اگر بیوی بھی نہ ہو تو عورتیں اسے تیمم کرا دیں، غسل نہ دیں، لیکن تیمم کرانے والی عورتیں اگر میت کے لیے غیر محرم ہوں تو اس کے بدن کو ہاتھ نہ لگائیں، بلکہ اپنے ہاتھ میں دستانے پہن کر تیمم کرائیں۔ بہشتی زیور

2۔ کسی کا خاوند مر گیا تو بیوی کو اس کا چہرہ دیکھنا، نہلانا اور کفنانا درست ہے، اور اگر بیوی مر جائے تو شوہر کو اسے نہلانا، اس کا بدن چھونا، اور ہاتھ لگانا درست نہیں، البتہ دیکھنا درست ہے، اور کپڑے کے اوپر سے ہاتھ لگانا اور جنازہ اُٹھانا بھی جائز ہے۔ بہشتی زیور، مسافرِ آخرت''

''میت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا''(508/1) میں ہے:

''اگر کوئی عورت ایسی جگہ وفات پا جائے جہاں پر کوئی اور دوسری عورت نہیں ہے جو غسل دے سکے اور اس کا محرم (جس سے نکاح حرام ہے) کوئی مرد موجود ہو تو وہ میت کا کہنیوں تک تیمم کرائے۔ اگر محرم نہ ہو تو غیر محرم اجنبی مرد اپنے ہاتھوں پر کپڑا وغیرہ لپیٹ کر اسی طرح تیمم کرادے، لیکن میت کی کہنیوں پر نظر ڈالنے سے آنکھیں بند رکھے، شوہر کے لیے بھی اجنبی کی مانند حکم ہے، لیکن کہنیوں کے دیکھنے سے آنکھوں کے بند کرنے کا وہ مکلّف نہیں ہوگا۔ یاد رہے کہ اس حکم میں جوان اور عمر رسیدہ دونوں شامل ہیں۔''

ان مسائل سے متعدد غلطیوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

- فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

وَيَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُغَسِّلَ زَوْجَهَا إذَا لم يَحْدُثْ بَعْدَ مَوْتِهِ ما يُوجِبُ الْبَيْنُونَةَ من تَقْبِيلِ ابْنِ زَوْجِهَا أو أبيه، وَإِنْ حَدَثَ ذلك بَعْدَ مَوْتِهِ لم يَجُزْ لها غُسْلُهُ، وَأَمَّا هو فَلَا يُغَسِّلُهَا عِنْدَنَا كَذَا في «السِّرَاجِ الْوَهَّاجِ». (الْفَصْلُ الثَّانِي في الْغُسْلِ)

- الدر المختار میں ہے:

(وَيُمْنَعُ زَوْجُهَا مِنْ غُسْلِهَا وَمَسِّهَا، لَا مِنَ النَّظَرِ إلَيْهَا عَلَى الْأَصَحِّ) «مُنْيَةٌ» .... (وَهِيَ لَا تُمْنَعُ مِنْ ذَلِكَ) وَلَوْ ذِمِّيَّةً بِشَرْطِ بَقَاءِ الزَّوْجِيَّةِ (بِخِلَافِ أُمِّ الْوَلَدِ) وَالْمُدَبَّرَةِ وَالْمُكَاتَبَةِ فَلَا يُغَسِّلُونَهُ وَلَا يُغَسِّلُهُنَّ عَلَى الْمَشْهُورِ، «مُجْتَبَى». (وَالْمُعْتَبَرُ) فِي الزَّوْجِيَّةِ (صَلَاحِيَّتُهَا لِغُسْلِهِ حَالَةَ الْغُسْلِ لَا) حَالَةَ (الْمَوْتِ فَتُمْنَعُ مِنْ غُسْلِهِ لَوْ) بَانَتْ قَبْلَ مَوْتِهِ أَوْ (ارْتَدَّتْ بَعْدَهُ) ثُمَّ أَسْلَمَتْ (أَوْ مَسَّتْ ابْنَهُ بِشَهْوَةٍ) لِزَوَالِ النِّكَاحِ، (وَجَازَ لَهَا) غُسْلُهُ.

- اس کے حاشیہ رد المحتار میں ہے:

(قَوْلُهُ: وَيُمْنَعُ زَوْجُهَا إلَخْ) أَشَارَ إلَى مَا فِي «الْبَحْرِ» مِنْ أَنَّ مِنْ شَرْطِ الْغَاسِلِ أَنْ يَحِلَّ لَهُ النَّظَرُ إلَى الْمَغْسُولِ فَلَا يُغَسِّلُ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَبِالْعَكْسِ. اهـ. وَسَيَأْتِي مَا إذَا مَاتَت الْمَرْأَةُ بَيْنَ رِجَالٍ أَوْ

بِالْعَكْسِ، وَالظَّاهِرُ أَنَّ هَذَا شَرْطٌ لِوُجُوبِ الْغُسْلِ أَوْ لِجَوَازِهِ، لَا لِصِحَّتِهِ. (قَوْلُهُ: لَا مِن النَّظَرِ إلَيْهِمَا عَلَى الْأَصَحِّ) عَزَاهُ فِي «الْمِنَحِ» إلَى «الْقنْيَةِ»، وَنَقَلَ عَن «الْخَانِيَّةِ» أَنَّهُ إذَا كَانَ لِلْمَرْأَةِ مَحْرَمٌ يَمَّمَهَا بِيَدِهِ، وَأَمَّا الْأَجْنَبِيُّ فَبِخِرْقَةٍ عَلَى يَدِهِ وَيَغُضُّ بَصَرَهُ عَنْ ذِرَاعِهَا، وَكَذَا الرَّجُلُ فِي امْرَأَتِهِ إلَّا فِي غَضِّ الْبَصَرِ اهـ وَلَعَلَّ وَجْهَهُ أَنَّ النَّظَرَ أَخَفُّ مِنْ الْمَسِّ فَجَازَ لِشُبْهَةِ الِاخْتِلَافِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

شوہر کے انتقال کے بعد بیوی اس کو غسل دے سکتی ہے!

اس مسئلے میں جمہور ائمہ مجتہدین کرام کا اتفاق ہے جس کے دلائل درج ذیل ہیں:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ثبوت:

1۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد ان کی اہلیہ حضرت اسماء بنت عُمَیس رضی اللہ عنہا نے ان کو غسل دیا۔

- موطأ امام مالک میں ہے:

753- مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ: أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَأَةَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ غَسَلَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ حِينَ تُوُفِّيَ، ثُمَّ خَرَجَتْ، فَسَأَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، فَقَالَتْ: إِنِّي صَائِمَةٌ، وَإِنَّ هذَا يَوْمٌ شَدِيدُ الْبَرْدِ، فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ غَسْلٍ؟ فَقَالُوا: لَا.

یہی روایت فقیہ مجتہد امام محمد رحمہ اللہ نے "موطأ امام محمد" میں حضرت فقیہ مجتہد امام مالک رحمہ اللہ سے روایت کی اور اس کے بعد فرمایا کہ:

قال محمد: وبهذا نأخذ، لا بأس أن تغسل المرأة زوجها إذا توفي. (كتاب الجنائز)

یعنی ہمارا بھی یہی مذہب ہے کہ شوہر جب انتقال کر جائے تو بیوی اس کو غسل دے سکتی ہے۔

2۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی کہ انتقال کے بعد ان کی اہلیہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ان کو غسل دے گی۔

- مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

11078- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَوْصَى أَسْمَاءَ ابنة عُمَيْسٍ أَنْ تُغَسِّلَهُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ثبوت:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی کہ انتقال کے بعد ان کی اہلیہ ان کو غسل دے گی۔

- مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

11080- حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ صَالِحٍ الدَّهَّانِ أَوْ حَيَّانَ الْأَعْرَجِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَوْصَى أَنْ تُغَسِّلَهُ امْرَأَتُهُ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ثبوت:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو (ان کی وفات کے بعد) ان کی اہلیہ نے غسل دیا۔

- مصنَّف عبدالرزاق میں ہے:

6119- عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ غَسَّلَتْهُ امْرَأَتُهُ أَسْمَاءُ، وَأَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ غَسَّلَتْهُ امْرَأَتُهُ أُمُّ عَبْدِ اللهِ.

امام عطا تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:

امام عطا تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیوی شوہر (کے انتقال کے بعد اس) کو غسل دے سکتی ہے۔

- مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

11084- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تُغَسِّلُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا.

امام سلیمان بن موسیٰ تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:

امام سلیمان بن موسیٰ تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیوی شوہر (کے انتقال کے بعد اس) کو غسل دے سکتی ہے۔

- مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

11081- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى يَقُولُ: تُغَسِّلُهُ.

بیوی کے انتقال کے بعد شوہر اس کو غسل نہیں دے سکتا:

احناف کے نزدیک بیوی کے انتقال کے بعد شوہر اس کو غسل نہیں دے سکتا، جس کی تفصیل ماقبل میں ذکر ہو چکی۔ ذیل میں اس کے دلائل ملاحظہ فرمائیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ثبوت:

1۔امام مسروق تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا تو (غسل دینے کے معاملے میں) انھوں نے فرمایا کہ جب یہ زندہ تھی تو میں زیادہ حق دار تھا لیکن اب تم ہی زیادہ حق دار ہو۔

- مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

11094- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: مَاتَتِ امْرَأَةٌ لِعُمَرَ فَقَالَ: أَنَا كُنْت أَوْلَى بِهَا إِذَا كَانَتْ حَيَّةً، فَأَمَّا الآنَ فَأَنْتُمْ أَوْلَى بِهَا.

2۔یہی روایت امام محمد رحمہ اللہ نے "موطأ امام محمد" میں روایت فرمائی اور اس کے بعد فرمایا کہ: وَبِهِ نَأْخُذُ کہ ہمارا بھی یہی مذہب ہے:

230- بَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: نَحْنُ كُنَّا أَحَقَّ بِهَا إِذَا كَانَتْ حَيَّةً، فَأَمَّا إِذَا مَاتَتْ فَأَنْتُمْ أَحَقُّ بِهَا.

جلیل القدر تابعی امام شعبی رحمہ اللہ سے ثبوت:

جلیل القدر تابعی امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب بیوی کا انتقال ہو جائے تو اس کے اور شوہر کے درمیان جو نکاح کا تعلق تھا تو وہ ختم ہو جاتا ہے، اور بیوی کے انتقال کے بعد شوہر اس کو غسل نہیں دے سکتا۔

- مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

11091- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا مَاتَت المَرأة انْقَطَعَ عِصْمَة مَا بَينهَا وَبَين زَوجهَا.

11092- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لا يُغَسِّلُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، وَهُوَ رَأْيُ سُفْيَانَ.

حضرت امام سفیان ثوری رحمہ اللہ سے ثبوت:

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شوہر اپنی بیوی (کے انتقال کے بعد اس) کو غسل نہیں دے سکتا، جبکہ بیوی اپنے شوہر (کے انتقال کے بعد اس) کو غسل دے سکتی ہے۔

- مصنف عبد الرزاق میں ہے:

6119- عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ غَسَّلَتْهُ امْرَأَتُهُ أَسْمَاءُ، وَأَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ غَسَّلَتْهُ امْرَأَتُهُ أُمُّ عَبْدِ اللهِ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَنَقُولُ نَحْنُ: لَا يُغَسِّلُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ؛ لِأَنَّهَا لَوْ شَاءَ تَزَوَّجَ أُخْتَهَا حِينَ مَاتَتْ، وَنَقُولُ: تُغَسِّلُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا؛ لِأَنَّهَا فِي عِدَّةٍ مِنْهُ.

- مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

11092- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لا يُغَسِّلُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، وَهُوَ رَأْيُ سُفْيَانَ.

ایک شبہ کا اِزالہ:

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو وفات کے بعد غسل دیا، تو احناف کے نزدیک یا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت علی غسل کے انتظامات اور نگرانی فرماتے رہے، یا یہ حضرت علی کی خصوصیت ہے، جیسا کہ ردالمحتار اور الدرالمختار میں اس کی مدلل تفصیل ہے، ملاحظہ فرمائیں:

- الدرالمختار میں ہے:

(وَيُمْنَعُ زَوْجُهَا مِنْ غُسْلِهَا وَمَسِّهَا، لَا مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهَا عَلَى الْأَصَحِّ) «مُنْيَةٌ». وَقَالَت الْأَئِمَّةُ الثَّلَاثَةُ: يَجُوزُ؛ لِأَنَّ عَلِيًّا غَسَّلَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. قُلْنَا: هَذَا مَحْمُولٌ عَلَى بَقَاءِ الزَّوْجِيَّةِ؛ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ يَنْقَطِعُ بِالْمَوْتِ إِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي»، مَعَ أَنَّ بَعْضَ الصَّحَابَةِ أَنْكَرَ عَلَيْهِ، «شَرْحُ الْمَجْمَعِ» لِلْعَيْنِيِّ.

- اس کے حاشیہ ردالمحتار میں ہے:

(قَوْلُهُ: قُلْنَا إِلَخْ) قَالَ فِي «شَرْحِ الْمَجْمَعِ» لِمُصَنِّفِهِ: فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا غَسَّلَتْهَا أُمُّ أَيْمَنَ حَاضِنَتُهُ ﷺ وَرَضِيَ عَنْهَا، فَتُحْمَلُ رِوَايَةُ الْغُسْلِ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى مَعْنَى التَّهْيِئَةِ وَالْقِيَامِ التَّامِّ بِأَسْبَابِهِ، وَلَئِنْ ثَبَتَت الرِّوَايَةُ فَهُوَ مُخْتَصٌّ بِهِ، أَلَا تَرَى أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا اعْتَرَضَ عَلَيْهِ بِذَلِكَ أَجَابَهُ بِقَوْلِهِ: أَمَا عَلِمْت أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فَاطِمَةَ زَوْجَتُك فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ»، فَادِّعَاؤُهُ الْخُصُوصِيَّةَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْمَذْهَبَ عِنْدَهُمْ عَدَمُ الْجَوَازِاهـ.

مَطْلَبٌ فِي حَدِيثِ: «كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ إِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي»:

قُلْت: وَيَدُلُّ عَلَى الْخُصُوصِيَّةِ أَيْضًا الْحَدِيثُ الَّذِي ذَكَرَهُ الشَّارِحُ وَفَسَّرَ بَعْضُهُمْ السَّبَبَ فِيهِ بِالْإِسْلَامِ وَالتَّقْوَى، وَالنَّسَبَ بِالِانْتِسَابِ وَلَوْ بِالْمُصَاهَرَةِ وَالرَّضَاعِ، وَيَظْهَرُ لِي أَنَّ الْأَوْلَى كَوْنُ الْمُرَادِ بِالسَّبَبِ الْقَرَابَةَ السَّبَبِيَّةَ كَالزَّوْجِيَّةِ وَالْمُصَاهَرَةِ وَبِالنَّسَبِ الْقَرَابَةَ النَّسَبِيَّةَ لِأَنَّ سَبَبِيَّةَ الْإِسْلَامِ وَالتَّقْوَى لَا تَنْقَطِعُ عَنْ أَحَدٍ فَبَقِيَتْ الْخُصُوصِيَّةُ فِي سَبَبِهِ وَنَسَبِهِ ﷺ، وَلِهَذَا قَالَ عُمَرُ

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ: فَتَزَوَّجْت أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ لِذَلِكَ. وَأَمَّا قَوْله تَعَالَى: «فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ» [المؤمنون: 101] فَهُوَ مَخْصُوصٌ بِغَيْرِ نَسَبِهِ ﷺ النَّافِعِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَأَمَّا حَدِيثُ «لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِن اللهِ شَيْئًا» أَيْ أَنَّهُ لَا يَمْلِكُ ذَلِكَ إلَّا إنْ مَلَّكَهُ اللهُ تَعَالَى فَإِنَّهُ يَنْفَعُ الْأَجَانِبَ بِشَفَاعَتِهِ لَهُمْ بِإِذْنِ اللهِ تَعَالَى فَكَذَا الْأَقَارِبُ. وَتَمَامُ الْكَلَامِ عَلَى ذَلِكَ فِي رِسَالَتِنَا «الْعِلْمِ الظَّاهِرِ فِي نَفْعِ النَّسَبِ الطَّاهِرِ».

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

20 ربیع الثانی 1441ھ/ 18 دسمبر 2019

03362579499